اِک شب آوارگی --- میزان ادب پر

ڈاکٹر عظیم اللہ ہاشمی

''اِک شبِ آوارگی'' خورشید اقبال کی پہلی ادبی کتاب ہے۔ یہ کتاب ۱۳ افریقی افسانوں کے تراجم اور خصوصی مطالعہ کے تحت ''افریقی ادب پر ایک اجمالی نظر''، ''عصری افریقی افسانے'' نیز کتاب میں شامل افسانہ نگاروں کے کوائف پر مشتمل ہے، جس میں مذکورہ اول اور دوئم مضامین پر مغز ہیں۔ ان مضامین میں افریقی ادب کا سیر حاصل جائزہ پیش کیا گیا ہے جو اردو ادب میں اضافے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس ضمن میں حقانی القاسمی کی آراء سے اتفاق کیا جاسکتا ہے کہ ''اک شب آوارگی'' اردو حکایت کی یخ بستہ راتوں کو اجلی اور حرارت آمیز صبح میں بدلنے کی ایک الگ طرح کی روش ہے۔

ابتدا میں براعظم افریقہ کے ممالک کا سیاسی نقشہ، افریقی معصوم بچوں کی تصویر اور اس پر جلی حرفوں میں لکھا HELP کے علاوہ چند لفظوں میں افریقہ کا تعارف قاری کے ذہن کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتا ہے۔ ان چند اوراق کا مطالعہ ذہن کے گلیارے میں یہ نقش قائم کرتا ہے کہ تاریک براعظم کے باشندوں کا مقدر تاریک ہے۔ کیوں کہ یہاں کی مسموم فضا میں بھوک، غریبی، جہالت، استحصال، طوئف الملوکی، بے بسی اور موت کے برگ و بار عوامی زندگی کے شجر کی شاخوں پر زیادہ آئے ہیں۔ صرف یہی نہیں اس خطے میں سفید فاموں نے جو انسانیت سوز حرکتیں اور نسلی منافرت کا جو ننگا رقص کیا ہے اس کو دیکھ کر انسانیت شرمسار ہوتی ہے۔ چونکہ خورشید اقبال کا خمیر روئے زمین کے اس خطے سے اٹھا ہے جہاں انسانیت کے اشجار کافی ثمر دار رہے ہیں، اس لئے موصوف نے براعظم افریقہ کے دبے، کچلے اور استحصال زدہ لوگوں کے ادب کو ترجمہ کر کے اردو والوں سے متعارف کرانے کی کوشش کی ہے۔ بقول مصنف:

> ''آہستہ آہستہ بیرونی دنیا کے لوگوں نے افریقہ میں داخل ہونا شروع کیا لیکن افسوس یہ ہے کہ ان کا مقصد وہاں کے اَن پڑھ اور بھولے بھالے لوگوں کا استحصال کرنا تھا۔ یہ لوگ اپنے جدید اسلحہ جات کی بنا پر ہمیشہ کامیاب رہے اور بڑی بے رحمی سے افریقیوں کا خون بہایا۔ ماؤں سے ان کے بچے چھین لئے جاتے، شوہروں سے ان کی بیویوں اور بیویوں سے ان کے شوہروں کو الگ کر دیا جاتا، غلاموں کو پکڑنے کے بعد ان کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا، انہیں جہازوں میں بھیڑ بکریوں کی طرح بھرا جاتا، جہاں وہ مہینوں لمبے سفر کے دوران ہاتھ پاؤں بھی مشکل سے ہلا پاتے، انہیں چابکوں سے پیٹا جاتا، زنجیروں میں جکڑ کر رکھا جاتا، اور کتوں سے بھی بدتر خوراک دی جاتی۔'' (ص ۱۴)

ظاہر ہے ایسے استحصال زدہ اور ہولناک ماحول میں ایک حساس قلم کار کے قلم سے جو فن پارہ خلق ہوگا اس سے عصر کے ہر نفس کی آہٹ سنائی دے گی۔ کیونکہ ادب سماج اور ملک کا درپن ہوتا ہے اور درپن کبھی جھوٹ نہیں بولتا ہے۔ بنیادی طور پر خورشید اقبال سائنس کے آدمی ہیں۔ اس لئے وہ ہر چیز کو سائنسی نقطۂ نگاہ سے دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی شعور اس کتاب میں کہانی شروع کرنے سے پہلے کرداروں کی اسکیچ کی ہوئی تصویریں پیش کرتا ہے جنہیں آرٹسٹ جمیل خاں نے بنایا ہے۔ اس عمل کے دوران اس حقیقت کو ذہن کے ایک گوشے میں جاگزیں رکھا ہے کہ آڑی ترچھی لکیروں کو قوت گویائی عطا کرنا آرٹ کی معراج ہے۔ اس کتاب میں کل تیرہ مترجم افسانے شامل ہیں جو نائجریا، جنوبی افریقہ، تنزانیہ، موزمبیق، زنجبار، کانگو، مالاوی، مصر اور سوڈان کے ادب سے ماخوذ ہیں۔ تنزانیہ کا افسانہ ''اک شب آوارگی'' کتاب کا ٹائٹل افسانہ ہے جو ایک انتہائی کرب انگیز افسانہ ہے۔ ان افسانوں

کے کینوس پر ایک ارب آبادی والے براعظم افریقہ کا مستقبل تاریک دکھائی نہیں دیتا ہے، کیونکہ ان افسانوں کے کرداروں میں امید کے چراغ کی لو عصر کے حوادث میں تھرتھرا ضرور جاتی ہے لیکن بجھتی نہیں ہے۔ ان افریقی افسانوں میں وہ تمام منظر نامے دکھائی دیتے ہیں جو غربت اور جہالت کے بطن سے پنپتے ہیں، لیکن حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ کرداروں میں بہتر مستقبل کے لئے کہیں نہ کہیں امید کا ستارہ روشن دکھائی دیتا ہے، جس سے ایک تاریک براعظم کی تقدیر بدلنے کی امید پر شبنم گرنے کا اندیشہ کم ہے۔ چونکہ افریقی عوام کی زندگی جمود اور سماجی پژمردگی کا شکار ہے، اس لئے ایسی مسموم فضا میں جمود کو توڑنے کے لئے حوصلے کا تیشہ بہت ضروری ہے۔ لہٰذا مترجم افسانوں کو پڑھنے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ دبے کچلے افریقی عوام کے ذہن و دل کے نہاں خانوں میں اس شعر کا مفہوم پل رہا ہے ؎

حوصلہ ہارنا ہم نے سیکھا نہیں
لاکھ کشتی رہے اپنی منجدھار میں

''اِک شبِ آوارگی'' کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سیاسی و سماجی مسائل، تمدن و ثقافت، مسلم ملاؤں کی ریاکاری، بدنیتی، ڈھونگ، مذہبی عقائد، نسلی تعصب، غریبی، بے روزگاری، استحصال اور بے کار رسم و رواج افریقی ادب کے مرغوب موضوع رہے ہیں۔ نیز یہاں نسائی ادب بھی فروغ پا رہا ہے، جو حقوق نسواں کی حمایت میں آوازیں بلند کر رہا ہے۔ اس کتاب کی عرق ریزی سے یہ عقدہ کھلا کہ افریقی ادب میں خواتین قلم کاروں کا رجحان مردوں کے مظالم کے خلاف نبرد آزمائی اور نسائی حقوق کی محافظت میں محاذ آرائی کو شہ دیتا ہے۔ انسان آغاز سے آج تک بہتر متبادل کی تلاش سرگرداں رہا ہے۔ یہی جستجو انسان میں حرکت و عمل پیدا کرتا ہے۔ اس انسان پر جب ظلم و استبداد کے شکنجے کستے ہیں، اس کے حقوق سلب ہوتے ہیں، فطری آزادی اور فکر پر پہرے بٹھائے جاتے ہیں، میدان عمل میں جب انصاف کے قدم لڑکھڑاتے ہیں اور جبر کا چنگل اپنی گرفت بڑھاتا ہے تو انسانی حس اس کی مدافعت کرتی ہے۔ اس احساس کو جب فنکار لفظوں کا فرغل عطا کرتا ہے تب کوئی فن پارہ ظہور میں آتا ہے، جس میں باغیانہ روش کی آنچ تیز تر ہوتی ہے۔ ایسی ادبی تخلیقات احتجاجی ادب کے ضمرے میں آتی ہیں۔ چونکہ آغاز سے ہی افریقہ نسلی منافرت شعرلوں میں جھلستا رہا ہے اس لئے یہاں کی آب و ہوا میں احتجاجی تخلیقات کی فصلیں بھی لہلہاتی رہی ہیں۔ روئے زمین کے بیشتر خطوں کے لوگ فرنگیوں کے ظلم و استبداد کا نشانہ بن چکے ہیں۔ اس قوم نے افریقہ کی سرزمین پر جو ننگا رقص کیا اس کی روداد پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس سفید فام قوم نے، جسے اپنی تہذیب پر بے جا ناز ہے، اپنی نسلی منافرت سے انسانیت کو اکثر شرمسار کیا ہے۔ اس قوم کی حکومتوں نے جبراً عوام کی زمینوں پر قبضہ کیا جس کے خلاف احتجاج کی گونج یہاں کے ایوان ادب میں سنائی دیتی ہے۔

اس کتاب کو پڑھنے سے افریقہ کی جغرافیائی حالت، اس کی ریاستیں، اس کی سرحدیں، یہاں بولی جانے والی زبانیں اور یہاں کے شعراء و ادباء کی مشہور تخالیق سے جزوی واقفیت ہوتی ہے ساتھ ہی افریقی لسانیات اور یہاں کی لوک کتھاؤں سے متعلق اہم معلومات بھی اس کتاب سے حاصل ہوتی ہے۔ کتاب میں کمپوزنگ کی ہلکی سی خامی در آئی ہے جو آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ اس سے کتاب کے حسن پر کوئی خاص اثر نہیں پڑتا ہے۔ البتہ تنقیدی شعور کی سوئی کا انحراف اس جانب ہے کہ خورشید اقبال نے دو عدد قیمتی مواد کو ایک جلد میں پیش کر کے کسی ایک کی شناخت کو گم کر دینے کا جرم کیا ہے۔ کتاب کا گیٹ اپ جاذب نظر ہے۔ المختصر 'اک شب آوارگی' لسانی سطح پر اجنبیت کے خط فاصل کو مٹانے میں کامیاب ہے۔ جس سے یہ پیغام قاری کے ذہن میں منتقل ہوتا ہے کہ افریقی افسانہ نگاروں نے افسانوی ادب پر افریقیت بحال کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ جن کے لفظوں کے اجالے افریقی عوام کی زندگی کی سیاہ راتوں میں مثل شہاب ثاقب کوندتے رہتے ہیں جو اس قوم کے تابناک اور بہتر مستقبل کے اشاریہ ہیں۔

Dr. Azimullah Hashmi,
Baqar Mohalla, Jagatdal, North 24 Parganas, West Bengal, PIN 743125, India